"I Must Strive To Reform Myself And People Of Entire World"

[Ameer e AhleSunnat]

بولیں مگر سوچ کر

حرام الفاظ اور کُفریّہ کلِمات کے مُتعلِّق علم سیکھنا فرض ہے

(فتاوی شامی، ج ۱، ص ۱۰۷)

Compiled By

فیروز ساجد قادری

Reviewed By

مفتی محمد ثاقب علی رضوی (لاہور)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ عزوجل کی ذات کا ہم پر یہ احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہمیں انسان بنایا, ایمان کی دولت عطا فرمائی اور اپنے **حبیبِ مُکرم** ﷺ کا اُمتی کیا۔ دولتِ ایمان کس قدر بڑی نعمت ہے اِس متعلق حجتہ الاسلام حضرت سیدُنا امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

" میں کہتا ہوں اس نعمت (ایمان) کی قدر سے متعلق جتنا میرا علم ہے, اگر میں اس کے بارے میں **دس لاکھ صفحات** بھی لکھ دوں تب بھی میرا علم اس سے زیادہ ہے , اِس اعتراف کے ساتھ کہ میرا اس بارے میں علم ایک قطرہ اور لاعلمی، سمندر کی حیثیت رکھتی ہے۔ نعمتِ ایمان ہی سب سے بڑھ کر نعمت ہے " **(منہاج العابدین, ص ۴۳۳, مکتبۃ المدینہ)**

نعمتِ ایمان کی اِس عظمت کی وجہ یہ ہے کہ اِس فانی دنیا میں اللہ کی رضا، تمام نیک اعمال کی قبولیت اور ہمیشہ کی جنت میں داخلے کے لیے ایمان پر خاتمہ شرط ہے۔ الحمد اللہ ہم مسلمان تو ہیں لیکن اس بات کی کسی کے پاس کوئی ضمانت نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا یعنی اُسکا ایمان مرتے وقت سلامت رہے اور جو ایمان سے پھر کر یعنی مرتد ہو کر مرے گا وہ کفار کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے گا ---

ارشادِ باری تعالیٰ ہے : " اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ " **(سورہ البقرہ/217)**

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

افسوس! کہ جن علوم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے آج مسلمانوں کی اکثریت یونیورسٹی و کالج کی ڈگریاں لینے کے باوجود اُن بنیادی اسلامی علوم سے لاعلم نظر آتی ہے۔ اور اِن علوم میں بھی عقائد کے وہ بنیادی علوم جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور اِنکے انکار سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے , اِن مسائل کا سیکھنا عبادت کے مسائل سے اہم اور فرضِ عین ہے , پر **افسوس** کہ ہم دور کی گمراہی میں پڑے اپنی عاقبت سے بے پرواہ ہیں ---

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں : جس کو سلبِ ایمان کا خوف نہ ہو نَزع (موت) کے وَقت اُس کا ایمان سَلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے " **(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص495)**

اولیائے کرام عُمر بھر اللہ عزوجل کی عبادت اور اُسکی جُستجو میں ریاضت کے باوجود ایمان چِھن جانے کے خوف سے لرزاں و تَرساں رہا کرتے تھے چُناچِہ **حضرتِ سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رحمتہ اللہ علیہ** فرماتے ہیں : " میں ایک دَفعہ **حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری**

رحمتہ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے دریافت کیا : کیاآپ رحمتہ اللہ علیہ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔ " (منہاج العابدین ص ۱۶۹)

آج اِس نفسا نفسی کے دور میں ہر طرف ایمان کی بربادی کا خطرہ ہے کہیں فلموں ڈراموں میں کفریہ اشعار و کلمات کی بھرمار ہے, کہیں جہالت کی وجہ سے آپس کے معاملات میں لوگ کُفریہ کلمات بکتے نظر آتے ہیں تو کہیں معاذ **اللہ** اللہ عزوجل کے حبیب ﷺ کی شان میں گستاخانہ عقیدے رکھے ہوے ہیں۔ **اب اگر!** اِن کفریات کا علم نہ ہو تو ہم کیسے اِن کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان کی سلامتی کے لیے حرام الفاظ اور کفریہ کلمات کے متعلق علم حاصل کریں۔ تاکہ لاعلمی میں معاذ اللہ کسی کُفر کا اِرتکاب نہ کر بیٹھیں۔

یہ رسالہ اِنہیں کُفریہ کلمات کی نشاندہی کے متعلق ترتیب دیا گیا ہے, **اللہ عزوجل** سے دعا ہے اِس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے , اور ہمیں دیارِ حبیب ﷺ میں ایمان پر موت نصیب فرمائے۔ آمین

فرمانِ عبرت نشان

حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ **رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ** سے مروی ہے ، **حُضورِ اکرم نُورِ مُجَسَّم** ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو! جو تاریک رات کے حصوں کی طرح ہونگے۔ **ایک آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا۔** نیز دین کو دُنیاوی ساز و سامان کے بدلے فروخت کر دے گا۔" (صحیح مسلم، ۱۱۸، حدیث، ص ۷۳)

اور آقا کریم ﷺ فرمایا: " لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اُس وَقت لوگوں کے درمیان اپنے دین پر صَبْر کرنے والا ، آگ کی چِنگاری پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔" (سنن الترمذی ،ج ۴ص ۱۱۵ حدیث ۲۲۶۷)

چند اہم اصطلاحات ۔۔۔

ایمان کسے کہتے ہیں :

ایمان تصدیقِ قلبی کا نام ہے ، یعنی اُن باتوں کی سچے دل سے تصدیق کرنا جن کا تعلق "ضروریاتِ دین" سے ہے "ایمان" ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۹۲)

کُفر کسے کہتے ہیں:

" ضروریاتِ دین" میں سے کسی بھی ایک ضرورتِ دینی کا انکار کُفر کہلاتا ہے۔ اگرچہ باقی تمام ضروریاتِ دین کی تصدیق کرتا ہو۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۹۲)

ضروریاتِ دین کسے کہتے ہیں:

ضَروریاتِ دین، اسلام کے وہ اَحکام ہیں ، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں ، جیسی اللہ عَزَّوَجَل کی وَحدانیّت (یعنی اس کا ایک ہونا)، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نبوت، نَماز، روزہ، حج، جنَّت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیر ھا۔ مثلاً یہ عقیدہ رکھنا (بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے) کہ حُضور ﷺ خاتَم النَّبِیّین ہیں، حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۹۲ ملخّصاً)

مرتد کسے کہتے ہیں :

مُرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے اَمر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو۔ یعنی زَبان سے کلمہ کُفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو (اور کافر ہو جائے)۔ یوہیں بعض اَفعال (کام) ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے۔ مثلاً : بُت کو سجدہ کرنا، قرآنِ پاک کو نَجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (وغیرہ)

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۹، ص ۱۷۳)

کلماتِ کُفر کی اقسام:

کَلِماتِ کُفر کی دو قسمیں ہیں :

(1) اِلتزامِ کُفر (2) لزُومِ کُفر

اِلتزامِ کُفر کی تعریف	حکم
ضَروریاتِ دین میں سے کسی ایک چیز کے بھی خِلاف کرنا (یعنی انکار کرنا)۔ چاہے وہ خلاف کرنے (انکار کرنے) والا بظاہر اسلام کا کیسا ہی شیدائی بنتا ہو اور بے شک کُفر کے نام سے چِڑتا ہو، مگر اس پر حکمِ کفر ہے اور وہ اسلام سے خارج ہے۔ (کفریہ کلمات ص ۵۱)	التزامِ کُفر کا ارتکاب کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نَمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں **ضائع** ہو گئیں۔ شادی شُدہ تھا تو **نکاح بھی ٹوٹ** گیا۔ اگر کسی کا مرید تھا تو **بیعت بھی ختم** ہو گئ۔ ایسے شخص کو دوبارہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا ہوگا۔ دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔ (کفریہ کلمات ص ۵۲٤)

لزُومِ کُفر کی تعریف	حکم
لزومِ کُفر عینِ کُفر تو نہیں ہوتا مگر کُفر تک لے جانے والا ہوتا ہے۔ اس میں کُفر کے ساتھ کسی معنیٔ صحیح کا بھی پہلو نکلتا ہے۔ لزُومِ کفر کی صورت میں بھی فُقَہائے کرام **رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام** نے حکمِ کُفر دیا مگر مُتَکَلِّمِین **رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین** اِس سے سُکوت کرتے (یعنی خاموشی اختیار فرماتے) ہیں۔ اور فرماتے ہیں جب تک اِلتِزام کی صُورت نہ ہو قائل کو کافر کہنے سے سُکوت کیا جائیگا اور اَحوَط (یعنی زِیادہ محتاط) یہی مذہبِ مُتَکَلِّمِین **رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین** ہے۔ (فتاوٰی امجدیہ ج ۴ ص ۵۱۲، ۵۱۳)	ایسا شخص اسلام سے خارِج نہیں ہوتا، اِس کا نکاح بھی نہیں ٹوٹتا اس کی بیعت بھی برقرار رہتی ہے اور اس کے سابِقہ اعمال بھی برباد نہیں ہوتے۔ البتّہ اس کیلئے تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا حکم ہے۔ (کفریہ کلمات ص ۵۳)

چند اصولی باتیں پڑھ لیجیے

کافر کو کافر کہنا ضروری ہے:

کافر کو کافر کہنا نہ صرف جائز بلکہ بعض صورتوں میں فرض ہے۔

صَدْرُ الشَّرِیْعَه بَدْرُ الطَّرِیقه مفتی امجد علی اعظمی **رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ** لکھتے ہیں:

" ایک یہ وَبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ہم تو **کافر** کو بھی **کافر نہ** کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اِس کا خاتمہ کُفر پر ہوگا " یہ غلط ہے۔

قرآنِ پاک نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ چناچہ ارشادِ باری تعالی ہے:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (1) ترجمہ کنزالعرفان : تم فرماؤ اے کافرو !

(بہارِ شریعت، حصّہ ۹، ص ۱۷۳)

قطعی کافر کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے :

یاد رہے! مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اور کسی ایک ضروریاتِ دین کا انکار کُفر ہے۔ مثلاً مرزائیوں (قادیانیوں) کے کُفر پر مُطلع ہو کر انہیں کافر نہ سمجھنے والا خود کافر مرتد ہو جائے گا۔ (مُلخصاً فتاوٰی رضویہ ج ۱۴، ص ۳۲۱)

اس میں قادیانیوں کے تمام گروہ شامل ہیں۔ وہ قادیانی بھی جو مرزا غلام احمد کو **نبی** مانیں اور وہ بھی جو مرزا کو **مجدد** یا **مسیح** مانیں اور وہ بھی جو ان میں سے تو کچھ نہ مانیں مگر اس کو محض **مسلمان** مانیں بلکہ وہ بھی کافر و مرتد ہیں جو اس کے عقائد کو جاننے کے باوُجود اسکے کافر ہونے پر شک کریں۔ (ایمان کی حفاظت ص ۵۵)

کیا غیر مسلم کو نیک اعمال کا فائدہ ہو گا؟

آج کل کچھ لوگ جب کسی غیر مسلم کو کوئی اچھا سماجی کام (مثلاً: غریبوں کی مدد کرنا وغیرہ) کرتے دیکھتے ہیں تو کچھ نادان یہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہ شخص تو جنتی ہے اور اُسکی وفات کے بعد اُسکے لیے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں۔ اِنکا ایسا کرنا قرانِ پاک کے حکم کے خلاف ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے:

اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا۔ (الکھف ۱۰۴/۱۰۵)

ترجمہ کنزالعرفان : وہ لوگ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کے سب اعمال برباد ہو گئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آخرت میں وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو ایمان لانے کے بعد کئے گئے ہوں گے۔ اور جو نیک اعمال حالتِ کفر میں کئے گئے ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والا حالتِ کفر میں ہی مرا ہو گا تو اسے اِن نیک اعمال کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ البتہ اِنہیں کبھی دنیا میں ان اعمال کا بدلہ پیسہ، عزت و وقار کی صورت میں مل جاتا ہے۔

غیر مسلم کے لیے بخشش کی دعا کرنا کیسا؟

جو(شخص) کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد **مغفرت** کی دُعا کرے یا کسی مردہ مرتد(کافر) کو **مرحوم** (یعنی رحمت کیا جائے) یا **مغفور** (یعنی مغفرت کیا جائے) یا جنتی کہے وہ خود کافر(ہو جائے گا) ہے۔۔۔ **(بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۹۷)**

حکمِ کُفر لگانا ۔۔۔

قول یا فعل کے کُفر ہونے اور قائل یا فائل کے کافر ہونے میں فرق ہے :

قول یا فعل کا کُفر ہونا ایک علیحدہ بات ہے اور کسی معین(مخصوص) شخص کو کافر قرار دینا علیحدہ بات ہے۔ مثلاً کسی مسلمان کو بت کے آگے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو اس عمل کو تو کُفر کہیں گے لیکن اِس شخص کو فی الفور کافر نہیں کہیں گے جب تک وجوہات سامنے نہ آجائیں، ہوسکتا ہے وہ جان سے مار ڈالنے کی صحیح دھمکی کی وجہ سے سجدے میں گرا ہو اور دل ایمان پر قائم ہو۔ لیکن اگر ثابت ہو جائے کہ بخوشی بت کو سجدہ کر رہا ہے تو کافر قرار دیا جائے گا۔ (مفتیانِ کرام جب کسی قول کو کفریہ قرار دیتے ہیں، تو عموماً **لزومِ کُفر** ہوتا ہے، جب تک قائل پر اِتمامِ حجت نہ کر لی جائے، **التزامِ کُفر** سے گریز(کرنا) لازم ہے۔ **(اصلاحِ عقائد و اعمال، ص ۳۵)**

بے خیالی میں کُفر بک دینا :

اگر کسی کے منہ سے **بے خیالی** میں کُفر نکل گیا مثلاً : " کہنا چاہتا تھا **اللہ مالک ہے**، مگر معاذ اللہ منہ سے نکل گیا **اللہ مالک نہیں** اِس صورت میں قائل کا قول تو یقیناً کُفر ہے مگر اس کی تکفیر نہیں کی جائیگی، کہ بے خیالی میں کلمہ صادر ہوا ۔۔۔

صَدْرُالشَّرِیْعَہ بَدْرُ الطَّرِیقہ مفتی امجد علی اعظمی **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ** فرماتے ہیں :

" کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئ تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اِس امر سے اظہارِ نفرت کرے سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی (یعنی جو کچھ منہ سے نکلا اُس پر اڑا رہا) تو اب **کافر** ہو گیا کہ **کُفر** کی تائید کرتا ہے "

(بہارِ شریعت، حصہ ۹، ص ۱۷۴)

کیا عام آدمی حکمِ کُفر لگا سکتا ؟

جب کسی بات کی کُفر ہونے کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو مثلاً کسی مفتی صاحب نے بتایا ہو یا کسی مُعتبر کتاب **بہارِ شریعت** یا **فتاویٰ رضویہ شریف** وغیرہ میں پڑھا ہو تب تو اُس کُفری بات کو کُفر ہی سمجھے ورنہ صرف اپنی اٹکل سے ہر گز ہر گز کسی مسلمان کو کافر نہ کہے۔ کیوں کہ کئی

جملے ایسے ہوتے ہیں جن کے بعض پہلو کُفر کی طرف جارہے ہوتے ہیں اور بعض اسلام کی طرف اور کہنے والے کی نیت کا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اُس نے کونسا پہلو مراد لیا۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مجدِدِ دین و ملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمارے آئمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی کلام میں 99 اِحتمال کُفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو واجب ہے کہ احتمالِ اسلام پر کلام محمول کیا جائے جب تک اس کا خِلاف ثابت نہ ہو " (فتوٰی رضویہ، ج۱۴، ص۶۰۴،۶۰۵)

بغیر علم کے فتوی دینا یا غلط مسئلہ بتانا:

فی زمانہ ایک ایسی غلط روش چل نکلی ہے کہ جس شخص کو شریعت کا کچھ علم نہ ہو وہ بھی کسی دینی مسئلہ پر اپنی رائے ضرور دے دیتا ہے۔ ایسا کرنے والے اِن احادیث سے عبرت پکڑیں۔

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلم ہے :

" جس نے بِغیر علم کے فتویٰ دیا تو آسمان و زمین کے فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں " (الجامع الصغیر ص۵۱۷، حدیث ۸۴۹۱)

اور ارشاد فرمایا :

" جس نے بِغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے " (سنن ابی داود، ج۳، ص۴۴۹، حدیث ۳۶۵۷)

کُفریہ کلمات

ذیل میں فلموں، ڈراموں اور باہمی معمولات و مواقع پر بکے جانے والے چند کُفریہ کلمات کا ذکر ہے، انہیں پڑھنے سے نہ صرف اِنکی آگاہی بلکہ دوسرے کُفریات کی نشاندہی کے متعلق بھی **انشااللہ** ذہن میں ایک زاویہ تشکیل پاجائے گا۔۔۔

ذاتِ الٰہی عزوجل کے بارے میں

(1) اللہ عزوجل کے وجود کا انکار کرنے والے کو دہریہ (ATHEIST) کہتے ہیں۔ وجودِ الٰہی کا انکار کرنے والا کافر و مرتد ہے۔

(کفریہ کلمات ص ۹٦)

(2) مصائب ومشکلات کے وقت یہ کہہ دینا کہ اللہ عزوجل موجود نہیں ہے، یااللہ عزوجل سُنتا(دیکھتا) نہیں ہے۔ایسا کہنے والا شخص کہتے ہی کافر ہوگیا۔ (کفریہ کلمات ص ۹۶)

(3) اللہ تعالٰی جِہت(یعنی سَمت)ومکان وزَماں وحرکت وسکون وصورت وجمیع حوادِث سے پاک ہے (بہارِ شریعت حصہ ۱، ص ۸)

تفصیل :(اللہ عزوجل کے لیے مکان، سَمت، جسم ثابت کرنا کُفر ہے۔اللہ عزوجل کو" اوپر والا یا آسمان پر رہتا ہے یا ہر جگہ ہے" کہنا کُفرِ لزومی ہے۔ ایسا کہنے والا اگرچہ علمائے **مُتکلمین رحمھُم اللہ** کے نزدیک اسلام سے خارج نہیں ہوتا تاہم فقہائے **کرام رحمھم اللہ السلام** کے نزدیک اس پر حکمِ کُفر ہے۔ لہذا اس پر لازم ہے توبہ، تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کرے۔

بچوں کو بھی اللہ عزوجل کے متعلق یہ نہ کہیں کہ اللہ اوپر ہے یا اللہ ہر جگہ ہے(کہ اللہ جگہ یعنی مکان سے پاک ہے۔اللہ عزوجل اور اسکی صفات کے علاوہ ہر چیز حادث ہے، حادِث یعنی پہلے موجود نہ تھی بعد میں وجود میں آئی، جبکہ اللہ عزوجل اور اسکی صفات قدیم ہیں(یعنی ہمیشہ ہمیشہ سے ہیں))

بچوں کو یوں سکھایئے کہ اللہ عزوجل ہماری جان سے بھی قریب ہے۔اللہ عزوجل کی قدرت ہر جگہ ہے،اللہ عزوجل کی رحمت ہر جگہ ہے۔اللہ عزوجل ہمیں دیکھ رہا ہے،اللہ عزوجل کے علم میں ہر چیز ہے۔) (کفریہ کلمات ص ۹۹۔۱۰۴/۱۱۱۔۱۱۳)

(4) کسی مصیبت وپریشانی پر اللہ عزوجل کو ظالم کہنا، یا یہ کہنا کہ اللہ عزوجل ظالموں کا ساتھ دیتا ہے۔ایسا کہنا کُفر ہے کہ ان جملوں میں رب تعالٰی کو ظالم اور ظالموں کا ساتھ دینے والا قرار دے کر اللہ عزوجل کی توہین کی گئی ہے۔ (کفریہ کلمات ص ۱۱۶)

(5) اللہ عزوجل کی ذات پر اعتراض کرنا قطعی کُفر ہے اور مُعترض کافر ومرتد ہو جاتا ہے۔تفصیل : (کفریہ کلمات ص ۱۴۱)

(اللہ عزوجل پر اعتراض کرنے سے بچنے کا شریعت میں حکم ہے اور ہر مسلمان کا حکمِ شریعت کے آگے سرِ تسلیم خم ہے۔ اللہ عزوجل خالق ومالک ہے۔اُسی عزوجل کے پیدا کردہ بندے کا اُسی عزوجل پر **اعتراض** کرنا اُس عزوجل کی شدید ترین توہین ہے (اور اللہ عزوجل کی توہین کُفر ہے)۔ **معاذاللہ عزوجل** اگر اعتراض کی اجازت دے دی جائے تو پھر جس کی سمجھ میں جو کچھ آئے گا وہ کہتا پھرے گا کہ **مثلاً** اللہ عزوجل نے فُلاں کام کیوں کیا ؟ فُلاں کام کیوں نہیں کیا ؟ اِس کو یوں نہیں اور یوں کرنا چاہئے تھا وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال مسلمان کو چاہئے کہ اللہ عزوجل کے ہر کام کو مبنی بر حکمت ہی یقین کرے خواہ اس کی اپنی عقل میں آئے یا نہ آئے۔زَبان پر آنا کُجا دل میں بھی اعتراض کو جگہ نہ دے۔)

(6) اللہ عزوجل ہر ممکن پر قادر ہے اور ہر اُس چیز سے جس میں عیب ونقصان ہے پاک ہے،یعنی عیب ونقصان کا اُس میں ہونا محال ہے،بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو،نہ نقصان،وہ بھی اُس کے لیے محال،مثلاً جھوٹ،دغا،خیانت،ظلم،جہل،بے حیائی وغیرہا عیوب اُس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے باِیں معنٰی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے، محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور یہ سمجھنا کہ

محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے ، کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان! نقصان تو اُس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اُس میں صلاحیت نہیں۔ (نیو ایڈیشن بہارِ شریعت حصہ ۱، ص ٦)

قرآنِ مجید کی توہین کے بارے میں

(1) قراٰنِ کریم یا مسجِد یااِسی طرح کی وہ چیزیں جو شرعاً معظَّم (دینی شِعار) ہیں ان کی جس نے توہین کی اُس نے کفر کیا۔

(منح الرَّوض الازھر للقاری ص ۴۵۷)

(2) رشوت کے ملنے والے پیسے پر خوش ہو کر هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ (یہ میرے اللہ کا فضل ہے کہنا) یعنی اِس حرامِ قطعی کو اللہ کا فضل قرار دینا کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات ص ۱۸۱)

(3) اگر بے خیالی میں قرآن شریف ہاتھ سے چھوٹ کر یا الماری سے سَرک کر زمین پر تشریف لے آئے (یعنی گر جائے) تو نہ گناہ ہے نہ ہی اس کا کوئی کَفارہ۔ لیکن معاذاللہ جان بوجھ کر قرآنِ مجید کو زمین پر پٹخ دینا اس کی توہین ہے۔ اور یہ کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات ص ۱۸۲)

(4) ولید نے غلطی کی، اِس پر نوید نے اُس کی اصلاح کیلئے آیاتِ کریمہ واحادیثِ مبارکہ سنائیں اِس پر ولید آیات واحادیث کے بارے میں بولا: " یہ (قرآن وحدیث) کوئی چیز نہیں " ہے۔ ایسا کہنے پر ولید مسلمان نہ رہا۔ (کفریہ کلمات ص ۱۹۳)

(5) ہنسی مزاق کی نیت سے بے موقع آیاتِ قرآنیہ پڑھنا کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۸۲)

نبی کی گستاخی کے بارے میں

(1) نبی کی ادنیٰ سی گستاخی کرنے والا شخص کافر و مرتد ہے۔ (نیو ایڈیشن بہارِ شریعت حصہ ۱، ص ٤٧)

(2) سرکارِ دوعالم ﷺ سے نسبت رکھنے والی کسی بھی چیز کی گستاخی کُفر ہے۔ تفصیل:

(صَدرُالشَّرِیعَہ بَدرُالطَّرِیقہ مفتی امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو شخص حضور ﷺ کو تمام انبیاء میں آخری نبی نہ جانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ ﷺ کے موئے مبارک (بال مبارک) کو تحقیر (یعنی حقارت) سے یاد کرے۔ آپ ﷺ کے لباس مبارک کو گندہ اور مَیلا بتائے، حضور ﷺ کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کُفر ہے۔۔۔ یا کسی سنت کی تحقیر (یعنی توہین) کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اِہانت (یعنی گستاخی) کُفر ہے، جبکہ سُنت کی توہین مقصود ہو۔)

(بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۸۱)

(3) جو نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے مُعجزہ طلب کرے وہ کافر ہے۔ البتّہ اگر اُس کے عجز(یعنی بے بسی) کے اِظہار کے لئے ہو تو کُفر نہیں (یعنی اُس کو یقینی طور پر جھوٹا نبی مانتے ہوئے محض اُس کی رُسوائی کی خاطر مُعجزہ طلب کرنا کُفر نہیں کہ نبوت کا جُھوٹا دعویٰ کرنے والا کبھی مُعجِزہ ظاہر نہیں کر سکتا۔) (البحرُالرّائق، ج۵، ص۲۰۳ / عالمگیری ج۲، ص۲۶۳)

(4) یہ کہنا کہ محمد رسول ﷺ کی طرف نماز میں خیال لے جانا اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بَدَر جَہا بد تر ہے۔ کُفر اور سخت گستاخی ہے۔ (ماخوذ از فتوٰی رضویہ ج۱۴، ص۲۰۰ / بہارِ شریعت، ص۱۱۳)

(5) شیطان لعین کا علم نبی کریم ﷺ کے علمِ غیب سے زیادہ ماننا **خالص کفر** ہے۔ حضور ﷺ کے علمِ شریف کو بچوں، جانوروں اور پاگلوں کے علم کی طرح کہنا **صریح کُفر** ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱، ص ۱۲۰)

(6) یہ عقیدہ رکھنا کہ سرکار ﷺ کو اللہ عزوجل کی عطا کے بغیر علمِ غیب حاصل ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا صریح کُفر ہے۔ یونہی اللہ عزوجل کی عطا کے بغیر کسی کیلئے ایک ذرّے کا علم یا ایک ذرّے کی ملکیت ثابت کرنے والا کافر ہے۔ اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء کو جو غیب کا علم ہے یا ان میں دیگر جو بھی صفات پائی جاتی ہیں وہ سب اللہ عزوجل کی عطا سے ہیں۔ (کفریہ کلمات ص۲۲۲)

(7) غیرِ انبیاء کے لئے وَحیِ نُبوت ماننا کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱، ص۳۱)

(8) جو کہے کہ نُبوت عبادت و رِیاضت کرکے حاصل کی جاسکتی ہے وہ کافر ہے۔ (ایضاً ص ۳۲)

(9) جو غیرِ نبی کو نبی سے افضل یا اُس کے برابر مانے وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱، ص۳۴)

(10) اَئمہ اہلِ بَیت کو انبیائے کرام سے افضل جاننا کُفر ہے (ایضاً ص ۱۰۹)

(11) امیر المومنین حضرتِ مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیرِ خدا **کرم اللہ تعالیٰ وجههُ الکریم** کو جو نبیوں سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱، ص۳۴)

(12) یہ کہنا کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اللہ عزوجل کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ یہ کلمہ کُفر ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج۴، ص۴۱۱)

فرشتوں کی توہین کے بارے میں

(1) فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱، ص ۴۹)

(2) کسی بھی فرشتے کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا کُفر ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۹، ص۱۸۲)

(3) اللہ عزوجل نے کسی اور کی روح قبض کرنے کا حکم دیا تھا اور ملک الموت غلطی سے دوسرے کی روح قبض کرنے پہنچ گئے۔ کہنا کُفر ہے۔

(معاذاللہ اکثر ڈراموں میں یہ کُفر بکا جاتا)۔ (یاد رہے! فرشتے وہی کرتے ہیں جو حکمِ الٰہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے)۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱۴، ص ۶۰۲)

جنات کے بارے میں

(1) جنات کے وجود کا انکار کُفر ہے۔ اِنکا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی کم و بیش 25 سُورتوں میں جِنات کا تذکرہ ہے۔

(کفریہ کلمات ص ۳۱۳)

(2) جِن غیب سے نرے (یعنی مکمل طور پر) جاہل ہیں۔ ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عَقلاً حماقت اور شرعاً حرام ہے۔ اور ان کی غیب دانی کا اِعتِقاد ہو تو (یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ جِن کو علمِ غیب ہے یہ) کُفر ہے۔ **(فتاوٰی افریقہ ص ۱۷۸)**

قیامت کے بارے میں

(1) قیامت کا مزاق اُڑانا کُفر ہے۔ **(کفریہ کلمات ص ۳۲۷)**

(2) مطلقاً اِس طرح کہنا: "میں قیامت سے نہیں ڈرتا" یہ کُفریہ قول ہے۔ **(الفتاوی البزازیہ علی ہامش الفتاوٰی الھندیہ ج ۶، ص ۳۴۳)**

شریعت کی توہین کے بارے میں

(1) شریعت کا مذاق اُڑانا یا توہین کرنا کُفر ہے۔ **(بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۸۳/فتوٰی خیریہ ج ۱، ص ۱۰۵)**

(2) اگر کسی نے حدیثِ پاک یا تفسیر کی کتابوں کو توہین اور حقارت کی نیّت سے پھینکا یا پھاڑ دیا تو یہ کُفر ہے۔ **(کفریہ کلمات ص ۳۴۹)**

(3) اگر کوئی خالص دینی تعلیمات کے بارے میں کہے: " مسلمان ترقّی اُسی وقت کر سکتے ہیں جب کہ اپنی دینی بَوسیدہ تعلیمات کو چھوڑ دیں " ایسا کہنے والا کافر ہے۔ **(کفریہ کلمات ص ۳۴۹)**

(4) کسی سے کہا گیا اللہ تعالیٰ نے بَیک وقت چار بیویاں رکھنا حلال کی ہیں۔ اس نے کہا مجھے یہ حکم پسند نہیں۔ یہ کلمہ کُفر ہے۔ **(عالمگیری ج ۲، ص ۲۶۱)**

(5) کسی سے کہا گیا شریعت پر عمل کرو۔ اس نے کہا "کیا شریعت پر عمل کر کے بھوکا مروں گا!"۔ اسکا ایسا کہنا کفر ہے۔ **(کفریہ کلمات ص ۳۴۹)**

(6) جو شخص مطلقاً حدیثِ کا منکر ہو اور کہتا ہو میں صِرف قرآنِ مجید کو مانتا ہوں حدیث کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسے منکر حدیث کے بارے میں اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمہ فرماتے ہیں: "جو شخص حدیث کا منکر ہے وہ نبی ﷺ کا منکر ہے اور جو نبی ﷺ کا منکر ہے وہ قرآن مجید کا منکر اور جو قرآن مجید کا منکر ہے اللہ واحدِ قہار کا منکر ہے اور جو اللہ کا منکر ہے صریح کافر و مرتد ہے۔ (فتوٰی رضویہ، ج۱۴، ص ۳۱۲)

(7) عالمِ دین سے اِس کے علمِ دین کی وجہ سے بُغض رکھنا کُفر ہے۔ یعنی اس وجہ سے کہ وہ عالمِ دین ہے۔ (ایمان کی حفاظت ص ۱۰۳)

(8) اذان شَعائِرِ اسلام میں سے ہیں، کسی بھی شَعائِرِ اسلام کی توہین کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات ص ۳۵۹)

(9) بِلا عُذر جان بوجھ کر بغیر وضو کے نماز پڑھنا کُفر ہے۔ جبکہ اِسے جائز سمجھے یا اِستہزا (یعنی مزاق اڑاتے ہوئے) یہ فعل کرے۔

(منح الروض الازھر للقادری ص ۴۶۸)

(10) یہ کہنا کہ "نماز دل کی ہوتی ہے ظاہری نماز میں کیا رکھا ہے۔ یا یہ کہ ہم فقیر لوگ ہیں ہم پر نماز معاف ہے۔ یہ دو نو کُفریہ کلمے ہیں۔

(کفریہ کلمات ص ۳۷)

(11) غیرِ خدا کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا کُفر ہے۔ (عالمگیری ج۲، ص ۲۸۱)

(12) حرامِ قطعی فعل کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا کُفر ہے۔ (عالمگیری ج۲، ص ۲۷۳)

(13) جس نے حرام اجماعی کی حُرمت (حرام ہونے) کا انکار کیا یا اِس کی حُرمت میں شک کیا تو کافر ہے۔ جیسے شراب، زنا، لواطت، سود وغیرہ۔ (منح الرّوض ص ۵۰۳)

(14) قربانی کو جانوروں پر ظلم کہنے والا شخص کافر ہے۔ قربانی کو ظلم کہنا معاذ اللہ، اللہ کو ظالم کہنے کے مترادف ہے۔ (کفریہ کلمات ص ۴۱۳)

(15) مرد کے لیے ریشم کے حرام ہونے کا انکار کُفر ہے۔ (منح الرّوض ص ۴۵۴/۴۵۳)

(16) کُفار کے میلوں، تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوسِ مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۸۴)

(17) کُفار کے تہواروں کے موقع پر ان کو تحفہ دینا حرام ہے۔ اور اگر ان کے تہواروں کی تعظیم کی نیت ہو تو کُفر ہے۔ (فتوٰی رضویہ ج ۱۴، ص ۶۷۳)

(18) مسلمان ویزہ ایجینٹ نے کسی مسلمان کو ویزا فارم پر اپنے آپ کو غیر مسلم (کرسچن، یہودی، قادیانی وغیرہ) لکھوانے کا مشورہ دیا تو مشورہ دینے والے پر حکمِ کُفر ہے۔ خواہ جس کو حکم یا مشورہ دیا گیا ہے وہ مشورہ قبول کرے یا نہ کرے۔ (اور اگر جس کو حکم یا مشورہ دیا گیا ہے وہ مشورہ قبول کرے تو دونوں پر حکمِ کُفر ہے)۔ (عالمگیری ج۲، ص ۲۷۶)

(19) جس طرح کفریہ اقوال ہوتے ہیں اِسی طرح کفریہ افعال بھی ہوتے ہیں۔ تفصیل:

(صَدْرُ الشَّرِیْعَه بَدْرُ الطَّرِیقه مفتی امجد علی اعظمی **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ** فرماتے ہیں : عملِ جوارِح (یعنی ظاہری اعضاء کے ذریعے کئے جانے والے عمل) داخلِ ایمان نہیں۔ البتّہ بعض اعمال جو قطعاً مُنافیِ ایمان (یعنی یقینی طور پر ایمان کے اُلٹ) ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائیگا۔ جیسے بُت یا چاند سورج کو سَجدہ کرنا اور قَتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مُصحف شریف (یعنی قراٰنِ پاک) یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سُنّت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کُفر ہیں۔ یوہیں بعض اعمال کُفر کی علامت ہیں جیسے زُنّار باندھنا، سر پر (پنڈتوں کی طرح) چُٹیا رکھنا ، قَشقہ (یعنی ہندوؤں کی طرح پیشانی پر مخصوص قسم کا ٹیکا) لگانا۔ ایسے افعال کے مرتکب کو فُقہائے کرام **رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام** کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نِکاح کا حکم دیا جائیگا۔ **(بہارِ شریعت حصّہ ۱ ص ۹۳)**

(20) مذاق میں کلمہ کُفر بکنا بھی کُفر ہے۔ **(البحر الرائق ج ۵، ص ۲۰۲)**

(21) عام تعطیل کے روز ایک شخص نے کہا آؤ نماز پڑھیں تو دوسرے نے مذاق میں جواب دیا آج تو نماز کی بھی چھٹی ہے، یہ جواب دینے والا پر حکم کُفر ہے جبکہ وہ عاقل بالغ بھی ہو۔ **(کفریہ کلمات ص ۵۰۳)**

(22) ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا : " خُدا بھی اب تم کو مجھ سے جُدا نہیں کر سکتا، تمہیں ہر حال میں یہیں رَہنا ہے۔ اس طرح کہنے والا شخص کافر و مرتد ہے۔ کہ اس نے **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** کی قُدرت کا انکار کیا۔ (اسی طرح کسی زَبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ " **خُدا عَزَّوَجَلَّ** تمہاری زَبان کا مُقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں!" یہ کُفر ہے۔) **(بہارِ شریعت حصہ ۹، ص ۱۷۹)**

(23) جو جسم کے پردے کا مُطلَقاً انکار کرے اور کہے کہ " صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے " اُس کا ایمان جاتا رہا۔ (کیونکہ پردے کا مطلقاً انکار اُن قرآنی آیات کا انکار ہے جن میں ظاہری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔) **(کفریہ کلمات ص ۵۸۰)**

(24) کسی بھی جھوٹی بات پر اللہ عزوجل کو گواہ بنانا یعنی کوئی شخص کہے "اللہ عزوجل جانتا ہے یہ کام میں نے کیا ہے خلانکہ وہ کام اس نے نہیں کیا ہے" تو اس نے کُفر کیا۔ **(منح الروض ص ۵۱۱)**

(25) حائِضہ عورت سے ہم بستری کو حلال سمجھنا فقہاء کرام کی ایک جماعت کے نزدیک کفر ہے۔ **(منح الرّوض ص ۵۰۸، بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۲ ص ۳۸۲)**

غیر مسلموں وغیرہ کے بارے میں

(1) یہودیوں اور عیسائیوں کو اہلِ ایمان کہنا کفر ہے کیونکہ یہ دونوں کافر ہیں اور کافر کو کافر جاننا ضَروریاتِ دین میں سے ہے۔ تفصیل:

(یہود و نصاریٰ اہلِ کتاب تو ہیں مگر اس بِنا پر انہیں اہلِ ایمان نہیں کہا جا سکتا، فِی الوقت ان کے مذاہب باطل ہیں اور دینِ اسلام کے سوا کوئی اور دین قابلِ قَبول نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالعرفان " اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گا " (ال عمران ۸۵)) (کفریہ کلمات ص ۵۳۷)

(2) جو کہے : " میں نہیں جانتا، کافر جنّت میں جائے گا یا جہنّم میں " یا کہے " میں نہیں جانتا کہ کافر کا ٹھکانا کیا ہے۔" یہ دونوں باتیں کفریہ ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں، وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے "(۲/۳۹)) (مَجْمَعُ الْاَنْہُر ج۲ ص۵۱۱)

(3) انسان بلکہ ہر جاندار صِرف ایک ہی بار پیدا ہوتا ہے۔ مرنے والے کی روح کسی جسم میں داخِل ہو کر دوبارہ جنم لیکر دنیا میں نہیں آتی۔ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ (اکثر انڈین فلموں ڈراموں میں یہ کفریہ عقیدہ دکھایا جاتا ہے) (بہارِ شریعت)

گانوں کے کُفریہ اشعار کے بارے میں

دیکھا گیا ہے آج کل اکثر فلموں ڈراموں میں گانوں کے ایسے کفریہ اشعار ہوتے ہیں کہ الامان الحفیظ، اور ہمارے نوجوان ان گانوں کو سُنتے گُنگناتے نظر آتے ہیں۔۔۔

ایمان کی بربادی :

بھائیو ! یاد رکھئے ! قطعی کفر پر مبنی ایک بھی شعر جس نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کفر میں جا پڑا اور اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نَمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شُدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا اگر کسی کا مرید تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس شِعر میں جو کفر ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامع شرائط پیر کا مرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے۔ جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنایا پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فِلمی گانے سننے اور گنگنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی احتیاطاً توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز تجدیدِ بیعت اور تجدیدِ نکاح کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے ۔ ہم یہاں عبرت و نصیحت کے لیے چند کُفریہ اشعار کی نشاندہی کرتے ہیں: (کفریہ کلمات ص ۵۲٤)

(شعر 1) خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہو گا مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہو گا	اس شعر میں کئی کفریات ہیں {1} جب دیکھتا ہو گا اِس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر وَقت نہیں دیکھتا۔ {2} اِس بے حیا کے محبوب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہیں بنایا مَعاذَاللّٰہ اُس کا کوئی اور خالق ہے {3} کس نے بنایا یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم {4} سوچتا ہو گا {5} خدا عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھتا ہو گا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مکان اور سَمت سے پاک ہے۔ یہ سب قطعاً اجماعاً کفریات ہیں۔

(شعر2) ستم ہے خدایا کیوں پیار بنایا	{1} ستم ہے خدایا۔اِس میں معاذاللہ،اللہ عزوجل کی طرف ظلم کی نسبت کی گئ۔ {2} کیوں پیار بنایا۔اس میں معاذاللہ عزوجل کی ذات پر اعتراض کیا گیا کہ اللہ عزوجل نے انسانوں کے مابین صفت پیار کیوں پیدا کی۔ یہ دونوں باتیں کُفر ہیں۔

(شعر3) جب سے ترے نَیناں مرے نَینوں سے لاگے رے تب سے دیوانہ ہوا سب سے بیگانہ ہوا رب بھی دیوانہ لاگے رے	اِس شعر کے اِس حصّے " رب بھی دیوانہ لاگے رے" میں شاعرِ بے بَصیرت کے دعوے کے مطابق اس کو خدا عزوجل معاذاللہ دیوانہ لگ رہا ہے یقیناً یہ اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ عالی میں کُھلی گالی اور کھلم کھلا کُفر وارتداد ہے۔

زبان کی حفاظت سے متعلق فرمانِ عبرت نشان

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے :

"بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی خرج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب **ستر سال** جہنم میں گرتا رہے گا" (سنن الترمذی ج ٤، ص ١٤١، حدیث ٢٣٢١)

کُفر پر مجبور کئے جانے کے بارے میں

اگر کوئی شخص قتل کر دینے یا جسم کا کوئی عُضو (عُض۔وْ) کاٹ ڈالنے یا شدید مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کُفر کرنے کا حکم دے اور جس کو دھمکی دی گئی وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم جو کچھ کہہ رہا ہے کر گزرے گا۔ تو اب ظاہِری طور پر کلِمۂ کُفر بکنے یا بُت کو سجدہ وغیرہ کرنے کی رُخصت ہے اور دل حسبِ سابِق ایمان پر مطمئن ہونے کی صورت میں کافر نہ ہو گا۔ (دُرِّ مختار، ردُّالمحتار ج۹ ص۲۲٦)

ارشادِ باری تعالٰی ہے: " جو ایمان لا کر اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کا منکر ہو سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو" (سورہ نحل 106)

تجدیدِ ایمان کا طریقہ

جس کُفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہو گی جبکہ وہ اُس کُفر کو تسلیم کرتا ہو اور دل میں اُس کُفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ جو کُفر سرزد ہوا توبہ میں اُسکا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے ویزا فارم پر اپنے آپ کو کرسچن لکھ دیا وہ اِس طرح کہے " یااللہ عزوجل میں نے جو ویزا فارم میں اپنے آپ کو کرسچن ظاہر کیا ہے ، اِس کُفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ﷺ (اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ عزوجل کے رسول ہیں) ' اِس طرح مخصوص کُفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدیدِ ایمان بھی۔ اگر مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کُفریّات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے : " یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھ سے جو جو کُفریّات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔ " پھر کلِمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجَمہ دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اسطرح کہئے :

" یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! اگر مجھ سے کوئی کُفر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔ " یہ کہنے کے بعد کلِمہ پڑھ لیجئے۔ (کفریہ کلمات ص ۶۲۱)

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

تَجدیدِ نِکاح کا معنٰی ہے : " نئے مہر سے نیا نِکاح کرنا۔ " اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھّا کرنا ضَروری نہیں۔ نِکاح نام ہے اِیجاب و قَبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خُطبۂ نِکاح شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے ۔ خُطبہ یاد نہ ہو تو **اَعُوْذُ بِاللّٰہ اوربِسمِ اللّٰہ شریف** کے بعد سورۂ فاتِحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام چاندی) یا اُس کی رقم مہر واجِب ہے۔ مثلاً آپ نے پاکستانی 2500 روپے اُدھار مہر کی نیّت کر لی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مہر مقرر کرتے وقت مذکورہ چاندی کی قیمت 2500 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ " اِیجاب " کیجئے یعنی عورت سے کہیے : " میں نے 2500 پاکستانی روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ " عورت کہے : " میں نے قَبول کیا۔ " نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خُطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر " اِیجاب " کرے اور مرد کہے : " میں نے قَبول کیا " ، نِکاح ہو گیا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجتِ شرعی عورت سے مہر مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔ (کفریہ کلمات ص ۶۲۲)

احتیاطی تجدیدِ ایمان کب کب کریں؟

احتیاطی تجدیدِ ایمان دن میں چاہیں تو 112 بار کر لیجئے۔ مشورہ ہے روزانہ کم از کم ایک بار مثلاً سونے سے قَبل (یا جب چاہیں) اِحتیاطی توبہ و تجدیدِ ایمان کر لیجئے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی اِحتیاطاً تجدیدِ نکاح کی ترکیب بھی کر لیا

کریں۔ماں، باپ، بہن بھائی اور اولاد وغیرہ عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت نِکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ احتیاطی تجدیدِ نکاح بالکل مفت ہے اس کے لئے مہر کی بھی ضَرورت نہیں۔ (کفریہ کلمات ص ٦٢٦)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

جب تم کوئی گناہ کرو تو توبہ کرلو، اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور عَلانیہ گناہ کی توبہ عَلانیہ۔" (المعجم الکبیر، ۲۰ ص ۱۵۹ حدیث ۳۳۱)

اِس رسالے کا زیادہ تر حصہ **مکتبۃ المدینہ** دعوتِ اسلامی کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل **(کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب)** سے ترتیب دیا گیا ہے۔ کُفریہ کلمات کے متعلق مزید علم کے لیے اِس کتاب کا مطالعہ بے حد مُفید ہے۔

فیروز رضا

20/03/2020